Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۰ احسان ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۰ جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۳۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ انسان کو حقیقی طور پر معلوم ہو جاوے کہ خدا ہے

جس قدر جرائم اور معاصی ہیں ان سب کی جڑ خدا شناسی میں نقص ہے

"ہر ایک ہمارے پاس کسی نہ کسی ضرورت کے لئے آتا ہے مگر اصل میں بڑی ضرورت خدا شناسی کی ہے۔ اسی کے نہ ہونے سے گناہ ہوتا ہے۔ کتّا ایک ذلیل سے ذلیل جانور ہے مگر اس سے خوف زدہ ہو کر انسان راہ چھوڑ دیتا ہے اسی طرح جس راہ میں اسے علم ہو کہ سانپ یا بھیڑیا ہے تو اُسے چھوڑ دیتا ہے جب وہ ادنیٰ ترین جانوروں سے ڈرتا ہے تو کیا خدا کے وجود کا اسے اتنا بھی خوف نہیں کہ اس سے ڈر کر گناہ سے باز رہے۔ زہر اس کے سامنے ہو تو اُسے نہیں کھائے گا لیکن گناہ کو دیدہ دانستہ کر لے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں ہے حالانکہ مشاہدہ کرتا ہے کہ اُس نے ایک جہنم یہاں بھی تیار کر رکھا ہے کہ جب کوئی بدکاری کرتا ہے تو اس کی سزا بھی ساتھ ہی پاتا ہے جس کسی کی جہنمی زندگی ہے وہ خوب محسوس کرے گا۔

سچی بات یہ ہے کہ جرائم پیشہ کو وہ کبھی نہیں چھوڑتا۔ جو شخص دلیری اور چالاکی سے گناہ کرتا ہے اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ یہ تو جسمانی طور پر گناہ کی سزا ہے لیکن رُوحانی طور پر بھی جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ جہنم ہی ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ حیوانوں کی طرح کھا پی لیا اور عورتوں کے پاس ہو آیا۔ اگر اسی کا نام زندگی ہے تو بتلاؤ کہ حیوانوں میں اور اس میں کیا فرق ہے اور حیوانوں سے زائد قویٰ اعقل و فکر وغیرہ کے خدا تعالیٰ نے اُسے کیوں دیئے۔ جو لوگ ان قویٰ سے کام نہیں لیتے ان کو خدا تعالیٰ اضل من الانعام قرار دیتا ہے یہ اس لئے کہ اس نے قویٰ کو معطل کر دیا۔ بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ انسان کو حقیقی طور پر معلوم ہو جاوے کہ خدا ہے۔ جس قدر جرائم، معاصی اور غفلت وغیرہ ہوتی ہے ان سب کی جڑ خدا شناسی میں نقص ہے، اسی نقص کی وجہ سے گناہ میں دلیری ہوتی ہے!"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۳۱، ۲۳۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۰ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کل دن بھر شدید بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کے نہایت درجہ قیمتی اور مبارک وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

فضلِ عمر درس القرآن کلاس یکم جولائی کو شروع ہوگی

چونکہ امسال سکولوں اور کالجوں میں ۶ رجون سے تعطیلات موسم گرما شروع ہو چکی ہیں اس لئے فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بجائے ۸ جولائی کے یکم جولائی ۱۹۷۶ء سے کلاس کے اجراء کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ لہٰذا جملہ امراء کرام اور مربیان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے طلباء و طالبات کو یکم جولائی تا ۲۱ جولائی ۱۹۷۶ء کلاس میں شمولیت کے لئے منتخب فرمائیں۔ طلباء کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کو اور طالبات سے متعلق محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خدمت میں اطلاع فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰/احسان ۱۳۵۵ھش

۱۰/جون ۱۹۷۶ء

انتہائی غم انگیز اور افسوسناک

ہم قبل ازیں سید ابو الحسن علی صاحب ندوی کے مضمون بعنوان "ہماری قومی سیرت کے کمزور پہلو" کے حوالہ سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ ان کے نزدیک اُمتِ مسلمہ کا اخلاقی فساد و بگاڑ اعتقادی تحریف اور عملی انحراف سے گزر کر اُس منزل میں داخل ہو چکا ہے جس میں مغرب کی سراسر مادی تہذیب کے زیرِ اثر اسلامی سیرت کی خُوبُو یکسر کالعدم ہو کر رہ گئی ہے حتّی کہ ذہنیت اور بنیادی نقطۂ نظر کے اعتبار سے مغرب کی منکرِ خدا اور منکرِ آخرت قوموں اور عوامِ عام میں مسلمان کہلانے والی قوموں کے مابین امتیاز مٹتا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے اسلامی سیرت کی اہمیت واضح کرنے کے لئے پہلے قومی کیریکٹر کی عظمت پر روشنی ڈالی ہے اور لکھا ہے کہ:۔

"قومی کیریکٹر ہر قوم کی زندگی میں اُس کی مادی دولتوں سے کہیں بڑھ کر بیش قیمت ہوتا ہے۔ بالخصوص مسلمانوں کی اسلامی سیرت بڑی سے بڑی اسلامی سلطنت اور بڑے سے بڑے قومی اداروں اور زیادہ سے زیادہ قومی ترقی اور اقتصادی خوشحالی سے زیادہ قیمت رکھتی ہے۔ کسی بڑی سے بڑی مادی کامیابی اور عظیم سے عظیم بدل پر اس کے (یعنی اسلامی سیرت کے) نقصان یا زوال کو گوارا نہیں کیا جا سکتا۔

اگر اس (اسلامی سیرت) پر زوال آگیا یا اس میں کچھ تبدیلی واقع ہو گئی تو بڑی سے بڑی مادی کامیابی اور فتح سے اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ یہ تبدیلی مختلف تاریخی و سیاسی اور تعلیمی و تہذیبی اسباب، بعض مؤثر اور اشتعال انگیز حالات و واقعات اور زیادہ تر قیادت کی کمزوری سے صدیوں میں پیش آتی ہے۔ لیکن جب بدقسمتی سے یہ تبدیلی واقع ہو جاتی ہے تو صدیوں تک اس کا اثر قائم رہتا ہے اور اس کے اخلاقی و اجتماعی نتائج اس قوم کے تمام افراد کو برداشت کرنے پڑتے ہیں خواہ انفرادی طور پر بعض افراد کتنے ہی نیک سیرت ہوں۔"

(ہفت روزہ "چٹان" ۳۱/مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۵)

اسلامی سیرت کی عظمت و اہمیت واضح کرنے اور یہ بتانے کے بعد کہ اس کے مقابلہ میں بڑی سے بڑی مادی کامیابی اور عظیم سے عظیم فتحیابی بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی اور کوئی دنیوی بڑائی بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتی اور یہ کہ اگر اسلامی سیرت نہیں تو بڑی سے بڑی کامیابی بھی یکسر ہیچ اور باطل ہے سید ابو الحسن علی صاحب ندوی نے اسی امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ مسلم اقوام مغربی اقوام کی خوبُو اپناتے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مادی لحاظ سے تو کسی حد تک ترقی کی راہ پر گامزن ہیں لیکن اُسی قدر اسلامی سیرت سے تہی دست ہوتی جا رہی ہیں۔ مثال کے طور پر اسلامی سیرت کی بنیاد توحید باری تعالیٰ اور حیات الآخرۃ کے عقیدہ پر ہے اس کے بغیر اسلامی سیرت و کردار نہ جڑ پکڑ سکتا ہے اور نہ برگ و بار لا سکتا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ فی زمانہ مسلمانوں میں مغربی تہذیب کے زیرِ اثر یہ بنیاد جبکہ اس درجہ کمزور ہو چکی ہے کہ ان کی شخصیتوں میں اسلامی سیرت کے اُبھرنے اور پنپنے کا امکان ہی ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس بنیاد کے کمزور ہونے اور اس کے ہولناک نتائج پر روشنی ڈالتے ہوئے وہ رقمطراز ہیں:۔

"ایک نہایت اہم گہری اور انقلاب انگیز تبدیلی جو مسلمانوں کی ذہنیت اور نفسیات میں اس پچاس سال کے اندر اندر واقع ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ آخرت پر ایمان عملاً کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے اور اس کے نتیجہ کے طور پر مستقلاً اصول اور صداقت کے مقابلہ میں منافع و مصالح آجل کے مقابلہ میں عاجل کو ترجیح دینے کا مرض پیدا ہو گیا ہے۔ اسی سے مسلمان ایک با اصول، بلند اخلاق، پختہ سیرت جماعت کے بلند مقام سے گر کر ایک بے اصول، ناقابلِ اعتبار، ابن الوقت اور مصلحت پرست قوم کی ادنیٰ سطح پر آتے جا رہے ہیں جن کے سامنے کوئی اخلاقی معیار نہیں ہے بلکہ صرف منافع و مصالح اور اغراض و مقاصد ہیں۔"

(ایضاً صفحہ ۲۵، ۲۶)

ندوی صاحب نے اپنے مضمون میں اس انتہائی تشویش انگیز اور افسوسناک صورتِ حال کا ذمہ دار مغرب کے مادی اثرات اور مجرد دنیوی تعلیم کو ٹھہرایا ہے اور مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اس کا جو مہلک اثر پڑا ہے اور مسلسل پڑ رہا ہے اس کا بہت ہی دردانگیز نقشہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ وہ نہایت ہی بھیانک صورتِ حال کی نشاندہی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی نظروں میں اصول و اخلاق کی اہمیت بتدریج گھٹتی چلی گئی اور بڑی تعداد میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا جس کے نزدیک اخلاق و مصالح میں کوئی تقابل نہ تھا اور ہر موقع پر مصالح کو اصول پر ترجیح حاصل تھی۔ وہ ہر وقت بڑے سے بڑے مذہبی اصول، شرعی حکم اور اخلاقی تعلیم کو ایک شخصی منفعت یا قومی مصلحت پر قربان کرنے کے لئے تیار رہتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک خاص قسم کی محدود معاشی ترقی کے ساتھ ایک عام اخلاقی انحطاط اور بے اصولی پھیل گئی۔ بیسویں صدی کے اس نصف اوّل میں ہندوستان کے مسلمانوں کے کیریکٹر میں پہلے کے مقابلے میں نمایاں اور محسوس انحطاط نظر آ رہا ہے جو ہر سوچنے سمجھنے والے مسلمان کے لئے حد درجہ تشویشناک ہے۔ اب ایک اصول اور مذہبی اعتقاد کے مقابلہ میں ذاتی ترقی یا شخصی فوائد کی قربانی کی مثالیں کم سے کم تر نظر آتی ہیں اور وہ بھی زمانہ گزشتہ کی یادگاریں ہیں جو برابر رُو بہ زوال ہیں۔ اب تمام مسائلِ زندگی پر ایک تعلیمیافتہ مسلمان کا طریقِ فکر اور زاویۂ نگاہ خالص مادہ پرستانہ اور تاجرانہ ہے۔ وہ یہ دیکھتا ہے کہ اس کام میں اس کے لئے کتنی مالی منفعت ہے یا اس کو کس قدر جاہ و اعزاز حاصل ہو گا اس بات سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ وہ شرعاً اس کے لئے جائز اور اخلاقاً مستحسن ہے یا نہیں بلکہ اس کا اپنا ضمیر بھی اس سے مطمئن ہے یا نہیں۔ یہ سوال مسلمانوں کے دماغوں سے ایک عرصہ سے نکلتے جا رہے ہیں یا ان کی اہمیت کم ہو گئی ہے اور ان کی بنا پر کسی مسلمان کو کسی عہدے یا منفعت یا اعزاز کے قبول کرنے میں قلب و ضمیر کی رکاوٹ کم سے کم پیش آتی ہے خواہ وہ شریعت میں مطلقاً حرام اور اخلاقاً حد درجہ معیوب ہو اور اس کا ضمیر ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے مطمئن نہ ہو بلکہ اس کو اب ایک قومی خدمت سمجھا جاتا ہے۔۔۔۔۔ اس ذہنیت و سیرت اور اس عام اخلاقی انحطاط و کیریکٹر کی کمزوری کا اثر مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں پر پڑ رہا ہے۔ اور افسوسناک بات یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا عیب نظر نہیں آتا بلکہ اس پر بحث کی گنجائش بھی بہت کم رہ گئی ہے۔"

(ہفت روزہ "چٹان" ۳۱/مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۶ و ۲۹)

یہ اُس انتہائی تکلیف دہ اور افسوسناک صورتِ حال کا برملا اعتراف ہے جس کی خبر دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ ۔۔۔۔۔ الخ۔ یہ صورتِ حال تو انتہائی غم انگیز اور افسوسناک ہے ہی اس پر جتنا بھی فکرمندی کا اظہار کیا جائے کم ہے لیکن اس سے بھی زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ گزشتہ ایک صدی سے حالت بد سے بدتر ہوتی چلی آ رہی ہے اور اصلاحِ احوال کی صورت ابھی تک پیدا نہیں ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اصلاح کی کوششیں تو کی جاتی ہیں لیکن اپنے خودساختہ طریق پر۔ اگر بگڑے ہوئے اور فساد و بگاڑ میں حد سے گزرے ہوئے خود ہی سنور سکتے تو کبھی کی اصلاح ہو چکی ہوتی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہمہ گیر فساد کے وقت اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام کی غرض سے اور ایمان کو ثریا سے واپس لا کر اسے دلوں میں از سرِ نو مضبوطی سے گاڑنے کی غرض سے اپنے مہدی علیہ السلام کی بعثت کی خبر دی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت سے اعراض کا نتیجہ فساد و بگاڑ حتیٰ کہ اسلامی سیرت و کردار بلکہ خود اسلام ہی سے اعراض کی صورت میں کیوں نہ نکلے۔ اصلاحِ احوال کی کوششیں اسی صورت میں بار آور ہو سکتی ہیں جب انہیں خدائی تقدیر سے ہم آہنگ کیا جائے، اُس خدائی تقدیر سے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی آگاہ فرما دیا تھا۔

داستان صدق — صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳)

صدق کے تیسرے معنے

صدق کے تیسرے معنے اخلاص اور محبت و نصیحت کے ہیں اور یہ کہ اخلاص و محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرنا، خواہ وہ جانی قربانی ہو، مالی ہو، وقت کی قربانی ہو یا عزت کی اور اسی صدق کے نتیجہ میں ان میں باہمی الفت و مودت پیدا ہوتی اور

یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

(الحشر) کا سماں دنیا دیکھ لیتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بھی صادق قرار دیا ہے۔ فرمایا:-

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

یعنی یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے گھروں سے بیدخل کیا گیا ان کے اموال چھینے گئے۔ محض اسلئے کہ فضل الٰہی اور رضائے الٰہی کے وہ طالب تھے اور ان کا قصور محض یہ تھا کہ ثابت قدمی سے انہوں نے خدا اور رسول اللہ کی مدد کی تھی اور ان قربانیوں کی بدولت وہ صادق ٹھہرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس صدق کا ذکر یوں فرماتے ہیں:-

"وہ جہالت کے بعد معارف دینی سے مالا مال ہو گئے اور محبت دنیا کے بعد الٰہی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ اپنے وطنوں، اپنے مالوں، اپنے عزیزوں، اپنی عزتوں، اپنی جان کے آراموں کو اللہ جل شانہ کے راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۹ حاشیہ)

۲- اسی طرح باہمی اخوت و محبت کے رشتہ میں بھی وہ حقیقی بھائیوں کی طرح "مواخات" کے رشتہ میں منسلک تھے۔ قرآن کریم نے رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ کا خطاب انہیں عطا فرمایا اور اس رشتہ اخوت کو نعمت عظمیٰ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ:-

"یاد کرو اللہ تعالیٰ نے کیسی عظیم الشان نعمت تم پر بھیجی۔ تم دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اس نعمت الٰہی کے نتیجہ میں تم بھائی بھائی بن گئے۔ ... اگر زمین کی ساری دولت بھی خرچ کر دی جاتی تو ایسی الفت پیدا نہ ہو سکتی" (آل عمران)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس رشتہ اخوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے اپنے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رو سے سچ مچ عضو واحد کی طرح ہو گئی تھی اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عکسی تصویریں تھے"

(فتح اسلام صفحہ ۲۵-۲۶)

اس جگہ صحابہ مسیح موعودؑ کی باہمی محبت کا ذکر کیا جاتا ہے جو واقعی رسول اللہ کے صحابہ کی نظیر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ بھی باہم محبت والفت کا تعلق رکھتے تھے۔ گویا اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں وہ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ کے دوسرے مصداق تھے۔ ذیل میں ان صحابہ کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔ سب سے پہلے دو عظیم ہستیوں کے تعلق محبت کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں سے ایک حکیم مولوی نور الدین صاحب (جو فاروقی اور صدیقی صفت کے حامل تھے) ہیں اور دوسرے حضرت نواب محمد علی خان صاحب۔ حضرت نواب صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد حضرت مولوی صاحبؓ سے صد درجہ قلبی محبت تھی جس کا کچھ اندازہ حضرت مسیح موعودؑ کے مولوی صاحبؓ کے نام ایک مکتوب سے ہوتا ہے جس میں حضور نے تحریر فرمایا:-

"وہ (نواب صاحب) از بس آپ کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ اب وقت تنگ ہے لیکن امید ہے کہ انشاء اللہ کوئی صورت نکل آئے گی"

(اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ...)

حضرت مولوی صاحب کی ادب نوازی اور نواب صاحب کے قلب صافی کے باعث باہمی محبت و الفت کے نقوش کچھ یوں مرتسم ہوئے کہ مرور زمانہ سے گہرے ہی ہوتے چلے گئے۔ اسی عشق کا نتیجہ تھا کہ حضرت نواب صاحب جیسے رئیس نے بھی ... مولوی صاحب سے قرآن پڑھنے کی غرض سے انہیں دو ماہ مالیر کوٹلہ میں پاس رکھا۔ اسی طرح نواب صاحب مولوی صاحب کو مقام ادب پر سمجھتے تھے اور "حضرت استاذی المکرم و المعظم" سے خطاب کر کے یاد کرتے۔

نواب صاحب نے حضرت مولوی صاحب کے کھانے کا انتظام اپنے ذمہ لینا اپنے لئے فخر سمجھا لیکن حضرت مولوی صاحب کی غیور طبیعت کسی کا بار احسان اپنے ذمہ لینے پر تیار نہ تھی۔ تاہم ایک عرصہ تک حضرت اقدس کی اجازت سے مولوی صاحب کو نواب صاحب کے گھر سے کھانا جاتا رہا۔ بلکہ مولوی صاحب کے وصال تک نواب صاحب کی طرف سے اعلیٰ کھانے کا التزام رہا۔

"حضرت مولوی صاحبؓ نواب صاحب کی اس قلبی محبت سے آگاہ تھے اور دل سے قدر کرتے تھے۔ اکثر آپ کے صاحبزادہ میاں عبد الرحمن صاحب کو فرماتے "میاں! مجھے تمہارے والد سے بہت محبت ہے میں نواب کو اپنا دوست سمجھتا ہوں" اور اس کے عملی ثبوت بھی ہیں۔ ایک دفعہ نواب صاحب کی علالت کا پیغام ملا حضرت مولوی صاحبؓ عین اس وقت دوپہر کے وقت جون کی گرمی میں عیادت کو گئے پھر نواب صاحب کہیں باہر سے تشریف لائے حضور خود ان سے ملنے گھوڑی پر ان کے گھر تشریف لے گئے اور یہیں گھوڑی سے گرنے کا واقعہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا ہے۔ نواب صاحب نے ایک دفعہ فرمایا "حضرت مولوی صاحب سے مجھے اتنی محبت تھی کہ اگر کبھی آپ جس چیز کا بھی حکم فرماتے اسی وقت آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا"۔

(اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۹۱-۹۲)

مرزا ایوب بیگ رضی اللہ عنہ (جو ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے اور رئیس زادے تھے) کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے بے حد محبت تھی جب حضور جموں میں ملازم تھے تو اکثر لاہور تشریف لا کر قیام فرماتے۔ مرزا ایوب بیگ صاحب اکثر وقت آپ کی خدمت میں گذارتے۔ مرحوم محبت سے سبق لیتا حضرت مولوی صاحبؓ سے پڑھا جاتے اور آپ بھی مرحوم کو سینے سے لگا لیتے اور بہت رقت اور محبت سے دعائیں کرتے اور انہیں ہمیشہ اپنا بچہ کہا کرتے تھے"

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ ...)

مرزا صاحب مرحوم کو حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ سے بھی شایان درجہ محبت تھی۔ چنانچہ مفتی صاحب بیمار ہوئے ان کی خدمت کے لئے کئی روز تک پاس رہ کر دن رات خدمت کی اور کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور کسی سے بھی دریغ نہ کیا۔"

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ ...)

مرزا ایوب بیگ صاحب کی محبت و الفت کا تذکرہ ڈاکٹر مرزا محمد یعقوب صاحب انکی مرض الموت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"بھائی بھائی تو دنیا میں بہت ہوتے ہیں ... مگر اس بھائی مرحوم میں اور مجھ میں جو تعلق محبت اور مودت تھا میں نے دنیا کے برادرانہ رشتوں میں اس کی نظیر نہیں دیکھی۔ یہ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا کہ ہم میں ہر ایک دوسرے کا عاشق و شیدا تھا۔"

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ ...)

حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے بے حد محبت تھی۔ سیٹھ صاحب ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ "مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں لگی ہیں اور سب سے پہلے اور سب سے زیادہ حضور کی صحت اور روحانی ترقی کے لئے دعا کیا کرتا ہوں حضور کی خدمت میں جو ... دیکھتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دوسروں کو بھی تحریک کرتے رہتے تھے آپ کی عادت تھی کہ جب قادیان سے اخبار آتا یا پنجاب سے کوئی احمدی آتا تو حضور کی خیریت دریافت کرتے حضور کو کثرت سے یاد کرتے۔ بوقت ملاقات زیادہ گفتگو نہ کرتے۔ بلکہ خیریت پوچھ کر دعا کے لئے عرض کر کے خاموش ہو جاتے۔ حضور بھی خاص محبین کی طرح آپ کو سلسلہ کی خدمات کے لئے خاص مواقع پر تحریر فرماتے۔"

(اصحاب احمد جلد اول ص ۲۲۹ و ۲۳۰)

اور سیٹھ صاحب فراخدلی سے اپنا حصہ لیتے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رض فرماتے ہیں کہ حضرت منشی احمد جان صاحب رض "مجھ سے اس قدر دوستی اور محبت کرتے تھے کہ اکثر ان کے مریدوں نے اشارۃً اور صراحتاً بھی سمجھایا کہ آپ کی اس میں کسرِ شان ہے۔ مگر انہوں نے ان کو صاف جواب دیا کہ مجھے کسی شان سے غرض نہیں اور نہ مجھے مریدوں سے کچھ غرض ہے۔ اس پر بعض نالائق خلیفے ان سے منحرف بھی ہو گئے مگر انہوں نے جس اخلاص اور محبت سے قدم مارا تھا آخر تک نبھایا۔"

(اصحاب احمد جلد اول ص ۱۲)

حضرت میر ناصر نواب صاحب (خسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نہایت درجہ پاک دل اور مخلص انسان تھے ان کے اخلاص اور صدق کا ذکر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ان کے نام ایک مکتوب میں کیا کہ "آپ کے کاموں اور خواہشوں کو دیکھ کر میری خواہش ہوتی اور دل میں بڑی تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ جس طرح آپ کے دل میں جوش ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اور آپ ان بنا سچے دل سے سعی و کوشش فرما رہے ہیں اور بحمد اللہ آپ کے اخلاص، صدق و سچائی کا نتیجہ صاف ظاہر ہو رہا ہے ۔ ۔ ۔ ہمارے اور کاموں میں سعی کرنے والے ایسے ہی پیدا ہوں" (حیات ناصر ص ۱۷)

منشی امام الدین صاحب پٹواری اور ان کے اہل بیت کو حضرت مسیح موعود کے خاندان سے بیحد محبت اور اخلاص تھا ان کی خواہش تھی کہ ان کی جائے قیام "لودہ چیپ" پر حضرت ام المومنین نیز خلافت سے قبل حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب، حضرت حرم صاحبہ خلیفہ اول۔ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحب ان کے گھر تشریف لائیں۔ ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر الدین صاحب محمود احمد تلونڈی احمدیہ سکول کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے واپسی پر لودہ چیپ میں منشی صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ جب منشی صاحب کے اہل بیت کو حضور کی تشریف آوری کا علم ہوا تو منشی صاحب گھر پر موجود نہ تھے۔ ... حضور کو کچھ تحفہ

پیش کیا جا سکے۔ اتفاق تھا گھر میں کوئی نقدی موجود نہ تھی۔ میں نے گوارا نہ کیا کہ حضور اپنے خادم کے گھر تشریف لائیں اور وہ اپنی محبت اور اخلاص کا ثبوت نہ دے ہمارے گھر میں چاندی کے زیور اور چیزیں بھی موجود تھیں میں نے ان میں سے ایک چیز چاندی کی حضور کے پیش کر دی اور حضور نے اسے قبول فرما لیا

(اصحاب احمد جلد اول ص ۱۱۱)

سبحان اللہ! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسا جذبہ اخوت و برادری اور اخلاص و محبت کا اپنے متبعین کے درمیان پیدا فرما دیا تھا کہ جس کی نظیر سوائے صحابہ کے نمونہ کے موجودہ سو سال میں ملنا مشکل ہے۔

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار

صدق کے چوتھے معنے

صدق کے ایک معنے ظاہر و باطن کے اعتبار سے اعلیٰ درجہ انتہائی خوبی کے بھی کئے گئے ہیں "رجل صدق" یعنی مردانگی اور دوستی میں مخلص اور خیانت نہ کرنے والا جس کا ظاہر و باطن ایک ہو یعنی اپنے عمل سے قول کی تصدیق کرے محض زبانی کلامی دعووں پر ہی اکتفا نہ کرے۔

"لم تقولون ما لا تفعلون"

میں اسی فلسفہ کو بیان کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی پر پوری طرح کاربند تھے۔ قرآن کریم نے ان کے اس صدق پر گواہی دی کہ

"من المومنین رجال
صدقوا ما عاھدوا اللہ
علیہ" (احزاب)

مومنوں میں سے وہ مردان حق اور وہ صادق بھی ہیں جنہوں نے اپنے قول کے مطابق عمل سے وفا کر کے دکھایا۔ قرآن کریم نے "ربنا اللہ" کہہ کر اس پر عملاً استقامت اختیار کرنے والوں کو نزول ملائکہ کا مژدہ جانفزا سنایا۔ قرآن کریم میں قدم صدق، مبوأ صدق، لسان صدق اور مدخل صدق میں یہی معنے مراد ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اپنے صحابہ اور جماعت کو اسی امر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو"

(کشتی نوح ص ۵۱)

چنانچہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگیوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس اعتبار سے بعض وہ صدق کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ ان کا قول و عمل ایک تھا اس میں تضاد نہ تھا۔ جب انہوں نے مسیح موعود کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی تو وہ زبانی بیعت نہ تھی بلکہ وہ عملاً مسیح موعود اسلام اور خدا کے نام پر گویا بک چکے تھے بیعت کے بعد انہوں نے اپنی خواہشات کو درمیان سے نکال دیا اور دنیا کو گویا تین طلاقیں دے کر در حبیب پر صوفی بنا کر بیٹھ رہے

. . . . گویا ایک ہجرت انہوں نے اختیار کی دنیا سے دین کی طرف کی اور یہ عہد کر کے کہ جھوٹ، زنا، بدنظری، ظلم، خیانت، فساد، بغاوت وغیرہ سے مجتنب رہوں گا۔ انہوں نے عملاً اس عہد کو نبھایا اور ثابت کر دیا کہ وہ یکساں ظاہر و باطن رکھتے تھے۔ پھر خدا اور رسول اور دین اسلام کی خاطر انہوں نے اپنے وطن بھی ترک کر دیئے۔ اُن کا وطنوں کو خیرباد کہہ دینا ان کے صدق کا منہ بولتا ثبوت ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول اپنی ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں کسی ضرورت کے سبب لاہور آیا اور میرا جی چاہا کہ حضرت صاحب کو بھی دیکھوں اس واسطے میں قادیان آیا چونکہ بھیرہ میں بڑے پیمانہ پر عمارت کا کام شروع تھا اس لئے میں نے واپسی کا یکہ کرایہ کیا تھا۔ یہاں آ کر حضرت صاحب سے ملا اور ارادہ کیا کہ آپ سے ابھی اجازت لے کر رخصت ہوں۔ آپ نے اثنائے گفتگو میں مجھ سے فرمایا کہ اب تو آپ فارغ ہو گئے میں نے کہا اب تو فارغ ہی ہوں یکہ والے سے میں نے کہا کہ اب تم چلے جاؤ۔ آج اجازت لینا مناسب نہیں کل پرسوں اجازت لیں گے اگلے روز آپ نے فرمایا کہ آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہو گی۔ آپ اپنی ایک بیوی کو بلوا لیں میں نے حسب ارشاد بیوی کو بلانے کے لئے خط لکھ دیا اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی میں شاید جلد نہ آ سکوں۔ اس لئے عمارت کا کام بند کر دیں۔ جب میری بیوی آ گئی تو آپ نے فرمایا آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اپنا کتب خانہ منگوا لیں تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس اور پرانی ہے آپ اس کو ضرور بلا لیں لیکن مولوی عبدالکریم صاحب سے فرمایا کہ مجھ کو نور الدین کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر ڈائری میں موجود ہے

لاتصبوا الی الوطن
فیہا تہان وتمتحن

خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں میرے واہمہ اور خواب میں بھی پھر مجھے وطن کا خیال نہ آیا پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے۔

(مرقاۃ الیقین)

باقی

درخواستہائے دعا

۱۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے اور دینی و دنیوی ترقی عطا فرمائے

(مبشر عبدالواحد جاوید کشمیری معتمد خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم شاہد حمید عباسی بسلسلہ ملازمت [?] جرمنی گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے اور خدمت دین کی توفیق بھی عطا فرمائے آمین۔

عبدالمتین عباسی
قائد خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ

پتہ درکار ہے

جناب احمد بخش صاحب ولد عبداللہ خان صاحب آف کراچی وصیت نمبر ۱۶۶۰۶ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے صدر موصیاں و صدر صاحبان مقامی و امراء کرام جماعت ہائے احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۴۲۵ کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"ہر منظور شدہ وصیت کے متعلق سال میں کم از کم ایک دفعہ جملہ موصیوں کے بارہ میں بصیغہ راز امراء یا صدران مقامی جماعت سے رپورٹ طلب کی جایا کرے کہ آیا وہ اغراض وصیت کے تحت دینی اور اخلاقی لحاظ سے وصیت کے منشاء کو پورا کر رہے ہیں اور بعد وصیت ان کی حالت میں کسی قسم کا تغیر تو نہیں پیدا ہو گیا تا کہ مجلس کارپرداز دیکھ سکے کہ آیا کوئی موصی ایسا تو نہیں جس کی وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے ماتحت قابل منسوخی ہو۔ اگر ہو تو مجلس کارپرداز کا فرض ہو گا کہ ایسے موصی کا معاملہ بلا توقف صدر انجمن احمدیہ میں پیش کر کے فیصلہ حاصل کرے۔"

براہ کرم اس کے تحت مقامی صدر صاحب موصیاں کے ساتھ دو مستعد افراد ملا کر ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو تمام موصیان کے متعلق نظارت بہشتی مقبرہ کو بصیغہ راز رپورٹ کرے کہ وہ احکام اسلام کے ظاہرا طور پر پابند ہیں اور ان کا بجٹ آمد سالانہ درست ہے۔ اور اسی طرح نائب صدر صاحبہ موصیات کے ذریعہ خواتین موصیات کے متعلق رپورٹ حاصل کی جائے۔

تمام صدر صاحبان موصیان و صدر صاحبان مقامی و امراء کرام جماعتہائے احمدیہ سے گزارش کی جاتی ہے کہ مندرجہ بالا قاعدہ کی تعمیل میں نظارت بہشتی مقبرہ میں موصیان اور موصیات کے متعلق بصیغہ راز رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

معاونین خصوصی تحریک جدید میں شمولیت

اشاعت اسلام کی اہمیت اور سلسلہ کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے مندرجہ ذیل احباب نے تحریک جدید کے معاونین خصوصی میں شمولیت اختیار فرمائی ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ان کو دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

۱۔ مکرم ملک محمد صدیق صاحب راولپنڈی ۔۔۔ ۱۰۰۰/- روپیہ
۲۔ " صاحبزادہ عبد السلام صاحب تربیلا ڈیم ضلع ہزارہ ۔۔۔ ۱۰۰۰/- "
۳۔ " چوہدری منیر احمد صاحب وڑائچ لنگے ضلع گجرات ۔۔۔ ۱۰۰۰/- "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

زمبیا اور کیمرون (مغربی افریقہ) میں فوری ضرورت

(۱) زمبیا میں Grader + Operator اور مکینک گریڈر ہلر کی اسامیاں پر کی جانی مطلوب ہیں۔ تنخواہ ۲۷۵۰/- + ۶۵۰/- خوراک الاؤنس۔ عمر ۴۰ سال تک۔ ایگریمنٹ ۳ سال۔ روانگی از پاکستان ماہ جون میں متوقع ہے۔

(۲) کیمرون (مغربی افریقہ) میں چیف سٹور کیپر۔ ویلڈنگ فورمین۔ کھدائی کرنیوالی مشینوں کے فورمین۔ ملنگ مین۔ بینچ فٹر۔ ٹرنر۔ ہیوی ڈیوٹی گیئر ہلر مکینک۔ الیکٹریشن آٹو گیئر ہلر۔ موٹرری وائنڈر۔ فیول انجکشن پمپ سپیشلسٹ۔ گریسر ہیوی ڈیوٹی معقول مشاہرے عمر ۴۰ سال تک۔ ایگریمنٹ ۲ سال۔ روانگی از پاکستان ماہ جون میں متوقع ہے۔ فاخر جیران ریکروٹنگ ایجنسی رجسٹرڈ، آر۔ اے۔ ایل نمبر ۲۰۴۔ ملکوال بلڈنگ، تیسری منزل۔ بنک سکوائر۔ گوجرانوالہ سے رابطہ قائم کریں۔

تفاصیل و کوائف کے لئے نوائے وقت مورخہ ۳۱-۵-۷۶ صفحہ ۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"میں نے گزشتہ جلسہ سالانہ پر وقف جدید کی تحریک کی تھی۔ یہ تحریک بھی ایسی ہی ہے کہ اس میں حصہ لینا تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کے مطابق ہے اور اس میں کسی طرح روک بننا وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ کے ماتحت آتا ہے۔ ..... لیکن جب یہ بات پوری طرح واضح ہو گی تو ایسے دوست بھی نکل آئیں گے جو مثلاً ۵۰۰ یا ۶۰۰ روپیہ سالانہ دے دیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو اور پھیلائے گا تو ایسے مالدار بھی نکلیں گے جو اکیلے ہی اپنی طرف سے اس تحریک میں ہزار، ڈیڑھ ہزار اور دو ہزار، چار ہزار بھی دیدیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

خدا تعالیٰ کی رحمتیں ان مخلصین پر نازل ہوں جو حضرت سیدنا مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان پاکیزہ توقعات کو پورا کرنے والے ہوں۔

عشرہ وقف جدید کے سلسلہ میں عہدیداران احباب کے سامنے وقف جدید کی اہمیت بار بار مؤثر رنگ میں بیان فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

مطالعہ کتب

ماہ احسان/جون کے لئے خدام کے مطالعہ کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "آسمانی فیصلہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ملازمت کے لئے نادر موقع

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس نمبر ۱۸ جہلم میں مندرجہ ذیل اسامیوں کی گنجائش ہے۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں اوپر دیئے ہوئے پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔

(۱) ورکشاپ فٹرز:۔ عمر تقریباً ۳۰ سال۔
تجربہ = کسی ورکشاپ/فیکٹری میں پانچ سال کام کیا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ چار صد پچاس روپیہ ماہوار۔

(۲) کیمسٹ:۔ تعلیم = ایف۔ ایس سی/بی۔ ایس سی۔
تجربہ = ۵ سال۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ چار صد روپیہ ماہوار۔

(۳) مشین اوپریٹر (MACHINE OPERATOR)
عمر تقریباً چالیس سال۔
تجربہ = کسی فیکٹری یا ورکشاپ میں پانچ سال کام کیا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ چار صد روپیہ ماہوار۔

(۴) چوکیدار:۔ عمر تقریباً چالیس سال۔
تجربہ = ریٹائرڈ فوجی۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ تین صد روپیہ ماہوار۔

(۵) کار ڈرائیور:۔ تجربہ = کم از کم دس سال موٹر چلانے کا تجربہ رکھتا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ تین صد روپیہ ماہوار۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

مہدیٔ موعود کے متعلق حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ آف چاچڑاں شریف کا ارشاد

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ مہدیٔ موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کی بعثت کی غرض یہ تھی کہ تمام عالم میں اسلام کو غالب کیا جائے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضورؑ نے اور حضور کے خلفاء نے اپنی ساری زندگیاں وقف کیں۔ اب صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ سجادہ نشین چاچڑاں شریف نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے متعلق فرمایا:۔

"میرزا صاحب تو اپنے تمام اوقات خدا تعالیٰ کی عبادت اور دعا۔ نماز اور قرآن کریم پڑھنے میں اور اسی قسم کے دوسرے اشتغال میں گذارتے ہیں۔ دینِ اسلام کی حمائت کے لئے آپ نے ایسی کمر ہمت باندھی ہے کہ ملکۂ زماں کو لندن میں دعوتِ اسلام بھیجی ہے۔ اسی طرح بادشاہ روس و فرانس اور دیگر سلاطین کو اسلام کی دعوت دی ہے۔ اور آپ کی تمام تر سعی و کوشش اس امر کے لئے ہے کہ عقیدہ تثلیث اور صلیبیہ جو کہ سراسر کفر و الحاد ہے نابود ہو جائے اور اس کی بجائے اسلامی توحید پھیل جائے۔"

(ارشادات فریدی حصہ سوم صفحہ ۶۹)

اے مخلصین جماعتِ احمدیہ! آپ نے اس سلسلہ میں اپنی جدو جہد کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جانا ہے۔ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانا ہمارا فرض ہے جس سے ہمیں کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی مکرم محمود صابر علی صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم قریشی کا نکاح ہمراہ مکرمہ امۃ السمیع صاحبہ بنت مکرم محمد علی صاحب ابن مکرم میاں علی گوہر صاحب مرحوم قادیانی گولبازار ربوہ سے دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم حکیم خورشید احمد صاحب فاضل صدر عمومی نے ۶ جون ۱۹۷۶ء کو بعد نماز ظہر مسجد مہدی میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(محمد یوسف قریشی۔ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کے ایک اجلاس کی مختصر رُوداد

۲۶ مئی بروز بدھ شام ساڑھے پانچ بجے جامعہ احمدیہ کے ہال میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کی زیرِ صدارت مجلس طلبائے سابق کا دوسرا اجلاس عام منعقد ہوا جس میں محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ انچارج گھانا و سیرالیون نے "حاصل مطالعہ" کے زیرِ عنوان کتاب "المهدية في الإسلام" کا تعارف کرایا۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ بعدہٗ عزیزم منور احمد متعلم جامعہ احمدیہ نے خوش الحانی سے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام سنایا۔

یہ کتاب سعد محمد حسن کی تالیف ہے جو ازہر یونیورسٹی کے عالم ہیں۔ سب سے پہلے یہ کتاب ۱۹۵۳ء میں شائع ہوئی تھی۔ فاضل مقرر نے اس کتاب کے جملہ سات ابواب کا جامع خلاصہ پیش فرمایا۔ ابتدائی چھ ابواب میں مولف نے اسلام کے ہر دور میں مختلف مہدیوں کے ظہور کا تصور پیش کیا ہے۔

مؤلف نے لکھا ہے کہ (حضرت) بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دعویٰ پہلے جملہ مہدیوں سے اس لحاظ سے الگ اور ممتاز ہے کہ آپؑ نے تعلیم دی کہ اسلام پُرامن ذرائع سے پھیل سکتا ہے۔ آپ نے آسمان سے بجسدِ عنصری کسی مہدی یا مسیح کے نزول کے عقیدہ کی از روئے قرآن کریم، حدیث، عقل و نقل تردید فرمائی اور محلہ خانیار (کشمیر) میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی فرمائی اور اپنے دعویٰ کی صداقت میں کسوف و خسوف، زلازل اور دیگر نشانات پیش فرمائے۔ مؤلف نے آخر میں لکھا ہے کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نورِ فراست سے معمور تھے۔ بہت بڑے مفکر اور عالم تھے۔ آپ نے اسلام کی تائید میں وسیع لٹریچر چھوڑا ہے اور اپنے اتباع میں رُوحِ علم پھونک دی ہے۔

فاضل مقرر نے یہ مضمون محنت شاقہ سے تیار کیا تھا۔ علم دوست احباب نے بشوق اس سے استفادہ کیا اور محظوظ ہوئے۔

آخر میں صدر مجلس نے فاضل مقرر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔

لئیق احمد طاہر
جنرل سیکرٹری مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ

شکریۂ احباب و درخواستِ دُعا

میرے شوہر محترم ایس امیر احمد صاحب کی اچانک وفات پر افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دُور و نزدیک کے احمدی بھائی بہنوں خصوصاً جماعتِ احمدیہ لاہور و ربوہ نے جس دلی خلوص سے ہمدردی کا مظاہرہ کر کے سوگوار خاندان کی ڈھارس بندھائی ہے میں ان سب کا اپنی طرف سے، اپنے خسر محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب اور اپنے تمام بچوں کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتی ہوں اور ہم سب ان تمام مخلصین کے لئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

میرے مرحوم شوہر کے لئے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب کے بلند درجات عطا فرمائے نیز میرے خسر محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب کو اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ رکھے تا کہ ان کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رہے نیز میرے تمام بچوں کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل دے اور یہ سب اپنے مرحوم باپ کی نیکیوں کے وارث بنیں۔ آمین اللّٰھم آمین

(احمدی بیگم بیگم ایس امیر احمد صاحب مرحوم ۱۶ اعظم کالونی۔ لاہور)

ماہنامہ الفرقان کے متعلق اطلاع

ماہ جون کا شمارہ اپنی مقررہ تاریخ یعنی پندرہ جون کو ڈاک میں ڈالا جا رہا ہے۔ اس شمارہ میں اداریہ اور شذرات کے علاوہ مکرم سید احمد علی صاحب فاضل کا ایک دلچسپ اور جامع مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام شائع ہوا ہے۔

رسالہ کا سالانہ چندہ دس روپے ہے۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

درخواستِ دعا

عزیزم برادرم نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ نواب شاہ سندھ جو ایک مخلص خادم سلسلہ ہیں عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں ان کے دائیں پھیپھڑے میں پانی بھر گیا تھا جو نکالا جا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا دے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

(بشیر احمد زاہد از گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴